ملک میں عام احساس یہ پایا جاتا ہے کہ جس معاملے کو کھوہ کھاتے ڈالنا ہو اس پر کمیٹی قائم کر دی جاتی ہے۔

بچی کا ذبیحہ

کسی بدبخت گنڈہ باز نے کسی بے اولاد ماں کو، کسی بچی کو ذبح کر کے خون لانے کو کہا کہ وہ اس خونِ معصوم سے کوئی جادو کا گنڈا تیار کر کے اسے دے اور اس کے اثر سے اس کی گود ہری ہو جائے اور اس ظالم عورت نے ماں بننے کی اندھی خواہش میں کسی معصومہ ماں کی گود اجاڑ دی۔ یہ واقعہ کوئی پہلی بار نہیں پیش آیا مگر ہمیشہ وقتی بیان بازی کے بعد اس قسم کی خبریں پھیلا دی جاتی ہیں۔ یہ معصومہ و مظلومہ وہی موؤدہ ہوگی جو میدان حشر میں منصف و منتقم حقیقی کے دربار میں "بایِّ ذنب قُتِلَت "کی نالش کرے گی۔ یہ اس سماج کی جہالت کا اثر ہے جو گنڈہ بازوں، بنگال کے جادوگروں اور کالے جادو کی کاٹ پلٹ کے جھوٹے اشتہاروں سے متاثر ہو کر ان کے آستانوں پر لے جاتی ہے اور یہ بنگالی ساحرین اس سے قتل جیسے سنگین گناہ کراتے ہیں۔ حکومت اگر ان بے دانش و بے حکمت باباؤں کے اشتہارات پر ہی پابندی عائد کر دے تو یہ مکروہ سلسلہ بند ہو سکتا ہے۔ یہ سب کچھ دعا فقیراں، رحم اللہ جیسے پرکشش مقولوں کے تحت ہوتا ہے اور نام نہاد فقیروں کی چالاکی کی دعا کے پردے میں لوگوں سے قتل کا ارتکاب کراتی ہے۔

ہم نے دیکھا نہیں، صرف سنا ہے کہ مسٹر عامر لیاقت حسین نے جیو پر کچھ اصلی پیروں کو بلایا اور اس جعلی پیر کی کاروائی پر مباحثہ کرایا ہے مگر جعلی پیر، اور اصلی پیر میں تمیز کون کرے گا۔ اردو کہتی ہے چور کو چور پہچانتا اور فارسی کہتی ہے ولی را ولی می شاسد۔ گویا اصلی پیر اور اصلی ولی کی شناخت کوئی ولی ہی کر سکتا ہے اور جو یہ ملکہ رکھتا ہوگا وہ خود ولی ہوگا تو دوسرے ولی کے دربار میں کیوں جائے گا۔ ہمارے نزدیک پیری، فقیری سے جنم لیتی ہے اور فقیری جسے حضور اقدس ﷺ نے اپنا فخر فرمایا ہے۔

فاقہ کشی کا نام ہے۔ اگر فقراء محلات میں رہتے ہوں، لیموسین کاروں میں سفر کرتے ہوں اور دولتِ دنیا کا بنکوں میں ارتکاز کرتے ہوں اور ان کی املاک سے محکمہ مال کے کھاتے کالے ہوں۔ وہ حریر و پرنیاں کے بستروں پر سوتے ہوں تو پھر بتایا جائے کہ اس فقیری سے کیسی پیری جنم لے گی۔ اہل تصوف سلوک کے کچھ سلسلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور باقی سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر منتہی کرتے ہیں تو پھر چاہیے کہ مدعیانِ ولایت کے قبضہ میں اس جہانِ شعلہ کی کوئی دولت اور کوئی سامان عشرت نہ ہو کیونکہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان میں سے